ماڈیول ۱۷

وضو میں کلی (مضمضہ) اور ناک میں پانی ڈالنے (استنشاق) کا حکم: دلائل

پہلا قول: وضو اور غسل میں مضمضہ اور استنشاق سنت ہیں (فقہ مالکیہ اور شافعیہ)

فقہ مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک مضمضہ اور استنشاق، یعنی کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا، وضو اور غسل میں سنت ہیں، اور ان کے ترک سے وضو یا غسل کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص کلی یا ناک میں پانی ڈالے بغیر وضو کر لے تو بھی اس کا وضو درست ہے

دلیل: قرآن میں ان کا ذکر نہ ہونا۔ ان علماء کا استدلال سورۃ المائدہ کی آیت سے ہے جس میں وضو کے احکامات بیان کیے گئے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وضو کے فرائض کو بیان کیا ہے اور ان میں چہرہ، ہاتھ، سر کا مسح، اور پاؤں کو دھونے کا ذکر ہے، مگر کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر نہیں کیا۔ (سورۃ المائدہ، آیت 6) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ وضو کے فرائض میں شامل نہیں بلکہ سنت ہیں، کیونکہ اگر واجب ہوتے تو ان کا ذکر بھی لازمی ہوتا۔

دلیل: حدیث عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ - حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اللہ کے حکم کے مطابق وضو کیا، تو فرض نمازیں درمیان کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی" (صحیح مسلم: حدیث نمبر 231)۔ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے وضو کو اللہ کے حکم کے مطابق مکمل کرنے کی بات کی ہے، اور اللہ کے حکم میں سورۃ المائدہ کی آیت وضو شامل ہے، جس میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس سے یہ دلیل لی جاتی ہے کہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنا واجب نہیں بلکہ سنت ہیں۔

دلیل: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت - حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں غسل جنابت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ "تین چلو پانی سر پر ڈالو، اور پھر پورے جسم پر پانی بہالو، اس سے تم پاک ہو جاؤ گی" (صحیح مسلم: حدیث

نمبر 330)-اس روایت میں نبی ﷺ نے کلی یا ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر نہیں کیا، بلکہ پورے جسم پر پانی بہانے سے غسل کی تکمیل کا حکم دیا۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وضو اور غسل میں ضروری نہیں بلکہ سنت ہیں۔

دوسرا قول: وضو میں سنت اور غسل میں واجب (فقہ حنفیہ)

فقہ حنفیہ کے مطابق مضمضہ اور استنشاق وضو میں سنت اور غسل میں واجب ہیں۔ وضو میں ان کا ترک مکروہ ہے مگر وضو کے صحت پر اثر انداز نہیں ہوتا، جبکہ غسل میں ان کا ترک جائز نہیں۔

دلیل: وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو سنت قرار دینے کے لیے وہی دلیل پیش کی جاتی ہے جو فقہ مالکیہ اور شافعیہ کے دلائل میں آئی ہیں۔ یعنی سورۃ المائدہ کی آیت وضو اور احادیث میں کہیں بھی وضو کو فرضیت کے طور پر بیان نہیں کیا گیا۔اسی لیے وضو میں ان کا درجہ سنت کا ہے۔

دلیل: قرآن مجید کی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اگر تم حالت جنابت میں ہو تو پاکی حاصل کرو"۔ یہاں پر "پاکی" کا معنی ہے مکمل طہارت حاصل کرنا، جس کا مطلب ہے کہ جسم کے تمام بیرونی اور اندرونی حصے تر ہو جائیں۔اس لیے حنفیہ کہتے ہیں کہ غسل میں ناک اور منہ کا اندرونی حصہ بھی تر ہونا چاہیے، کیونکہ یہ بھی جسم کے بیرونی حصے ہیں اور ان تک پانی پہنچانا غسل کے فرائض میں شامل ہے۔

دلیل: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنے ناک میں پانی ڈالے اور پھر اسے باہر نکالے"۔اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وضو اور غسل میں ناک کو پانی سے بھرنا ضروری ہے، اور جنابت سے طہارت کے لیے کلی اور استنشاق کو مکمل کرنا واجب قرار دیا گیا ہے۔

تیسرا قول: وضو اور غسل دونوں میں واجب (فقہ حنابلہ)

فقہ حنابلہ کے نزدیک مضمضہ اور استنشاق وضو اور غسل دونوں میں واجب ہیں اور ان کا ترک کرنا جائز نہیں۔ان کے نزدیک وضو یا غسل میں ان کے بغیر طہارت مکمل نہیں ہوتی۔

دلیل: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب وضو کرو تو کلی کرو" (ابوداود: حدیث نمبر 144)۔ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے کلی کرنے کا حکم دیا، اور یہاں پر امر کا صیغہ استعمال ہوا ہے جو کہ وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ اس لیے حنابلہ کے نزدیک وضو اور غسل میں کلی کرنا واجب ہے۔

دلیل: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے ناک میں پانی ڈالے اور پھر اسے باہر نکالے" (ابوداود)۔ اس حدیث میں "چاہیے" کا لفظ حکم پر دلالت کرتا ہے، اور اس کے مطابق حنابلہ نے ناک میں پانی ڈالنے کو وضو اور غسل دونوں میں واجب قرار دیا ہے۔

دلیل: حضرت لقلیط بن صابرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو، مگر جب روزے سے ہو تو نہ کرو" (ترمذی: حدیث نمبر 788)۔ اس حدیث میں "مبالغہ" کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جو کہ وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ حنابلہ کے نزدیک چونکہ یہ حکم ہے، اس لیے وضو اور غسل دونوں میں ناک میں پانی ڈالنا اور اسے اوپر کی جانب کھینچنا واجب ہے۔

استنثار کا حکم (ناک کو صاف کرنا)

استنثار کا مطلب وضو کے دوران ناک میں پانی ڈال کر اسے باہر نکال کر صاف کرنا ہے۔ اس میں ناک کو صاف کرنے کا خاص عمل شامل ہوتا ہے جسے وضو اور طہارت میں ایک اہم قدم سمجھا گیا ہے۔ استنثار کے حکم پر علماء میں اختلاف ہے، جس کی تفصیلات اور دلائل درج ذیل ہیں۔

استنثار کے مختلف اقوال

استنثار سنت ہے (جمہور علماء کا قول)

جمہور علماء اور آئمہ اربعہ (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد) کے پیروکاروں کا کہنا ہے کہ استنثار سنت ہے اور وضو کے فرائض یا واجبات میں شامل نہیں ہے۔

دلیل: آیت وضو (سورۃ المائدۃ: آیت 6)- اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وضو کے ارکان کا ذکر کیا ہے، جیسے چہرہ دھونا، ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا، سر کا مسح کرنا، اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھونا، مگر اس میں استنثار یعنی ناک کو صاف کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ جمہور علماء کا کہنا ہے کہ اگر یہ وضو کا فرض یا واجب ہوتا تو قرآن میں اس کا واضح ذکر ہوتا، لہذا استنثار سنت ہے۔

دلیل: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اللہ کے حکم کے مطابق وضو کیا، تو فرض نمازیں درمیان کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی" (صحیح مسلم: حدیث نمبر 231)۔
اس حدیث میں بھی وضو کو مکمل کرنے کے احکام دیے گئے ہیں مگر اس میں بھی استنثار کا ذکر نہیں کیا گیا ہے، جس سے جمہور علماء نے یہ استدلال کیا کہ استنثار سنت ہے۔

دلیل: نبی کریم ﷺ سے وضو کی جو مختلف روایات مروی ہیں ان میں وضو کرتے وقت آپ ﷺ نے کلی، ناک میں پانی ڈالنا (استنشاق)، اور ناک صاف کرنا (استنثار) کا ذکر کیا ہے۔ لیکن جمہور علماء کے اصول کے مطابق نبی ﷺ کا فعل (عمل) بذاتِ خود وجوب (فرضیت) کا تقاضا نہیں کرتا بلکہ سنت پر دلالت کرتا ہے، لہذا یہ عمل سنت ہے۔

استنثار واجب ہے (امام ابن حزم رحمہ اللہ کا قول)

امام ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ نے استنثار کو واجب قرار دیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ وضو میں ناک کو صاف کرنا ضروری ہے، اور یہ وضو کے فرائض میں شامل ہے۔

دلیل: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ ناک میں پانی ڈالے اور پھر اسے باہر نکالے"
(ابو داود: حدیث نمبر 140)۔

اس حدیث میں "چاہیے" کا لفظ امر کے طور پر آیا ہے اور یہ وجوب (فرضیت) پر دلالت کرتا ہے۔ امام ابن حزم رحمہ اللہ نے اس امر کے صیغے سے استدلال کیا ہے کہ ناک کو صاف کرنا وضو میں واجب ہے۔

دلیل: نبی ﷺ نے حضرت لقلیط بن صابرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو، مگر جب روزے سے ہو تو نہ کرو"

(ترمذی: حدیث نمبر 788)۔

اس حدیث میں نبی ﷺ نے روزہ نہ ہونے کی صورت میں ناک میں پانی ڈال کر اسے اندر تک کھینچنے کا حکم دیا ہے۔ امام ابن حزم رحمہ اللہ اس حدیث کو بھی واجب کے حکم میں شامل کرتے ہیں، اور ان کے نزدیک یہ وضو اور طہارت میں ایک لازمی عمل ہے۔

دلیل: امام ابن حزم کے نزدیک وضو کا مقصد جسم کی ظاہری صفائی ہے، اور ناک میں پانی ڈالنا اور اسے صاف کرنا طہارت میں شامل ہے، کیوں کہ ناک وہ جگہ ہے جہاں گرد و غبار جمع ہو جاتا ہے۔ اس لیے وضو کے دوران استنثار کو لازم کیا گیا ہے تاکہ ناک کی مکمل صفائی ہو سکے۔

راجح قول

راجح قول، جو اکثر علماء کے نزدیک زیادہ صحیح ہے، وہ جمہور علماء کا قول ہے کہ استنثار سنت ہے، مگر طہارت کے تکمیل کے لیے اس پر عمل کرنا مستحب اور بہتر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے خود بھی ہمیشہ وضو کے دوران استنثار کیا اور صحابہ کو بھی اس کی ترغیب دی۔

غسل الوجہ (چہرہ دھونا)

غسل الوجہ کے بارے میں تمام علماء کا اتفاق ہے کہ یہ واجب ہے۔ قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ سے اس کی واضح دلیل موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ" (المائدۃ: 6)، یعنی اپنے چہروں کو دھو۔ یہ آیت غسل الوجہ کی وجوب پر دلالت کرتی ہے۔ اس کے علاوہ، نبی کریم ﷺ نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھونا ثابت کیا ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے: "فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا" (صحیح بخاری: 164)۔

اجماع امت بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ غسل الوجہ وضو کے فرائض میں سے ہے۔ مختلف ائمہ جیسے امام ابن المنذر، امام نووی، اور امام ابن قدامہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ چہرے کے دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ چہرے کی حد "مِن مَنَابِتِ شَعْرِ رَاسِ" (سر کے بالوں کی جڑ) سے شروع ہو کر تھوڑی تک ہو۔

غسل الیدین (ہاتھ دھونا)

غسل الیدین بھی وضو کے فرائض میں شامل ہے، اور اس پر بھی اہل علم کا اتفاق ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَاغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ" (المائدہ: 6)، یعنی اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، جیسا کہ فرمایا: "فَغَسَلَ يَدَيهِ ثَلاثًا" (صحیح مسلم)۔

یہاں پر اختلاف ہے کہ کیا کہنیاں دھونا بھی واجب ہے یا نہیں؟ اس حوالے سے دو اقوال ہیں:

پہلا قول: کہنیاں بھی دھونا واجب ہے۔ یہ قول ائمہ اربعہ جیسے امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد کا ہے۔ ان کے دلائل میں حضرت ابو حریرہ رضی اللہ عنہ کا وضو کا بیان ہے، جس میں وہ کہتے ہیں: "حتی اشرع فی العدد" (صحیح مسلم) یعنی انہوں نے ہاتھ دھوتے ہوئے بازوؤں تک پہنچ گئے۔

دوسرا قول: کہنیاں دھونا واجب نہیں، بلکہ ہاتھ دھونا کافی ہے۔ اس قول کا ذکر امام مالک اور امام احمد کی بعض روایات میں ملتا ہے۔ ابن حزم ظاہری بھی اسی رائے کے حامی ہیں۔

دلائل کا جائزہ

پہلے قول کے حامی کہتے ہیں کہ جو روایات کہنیوں کے دھونے کے بارے میں آئی ہیں، وہ ضعیف ہیں۔ تاہم، صحیح مسلم کی روایت ہے جو نبی ﷺ کے فعل کی عکاسی کرتی ہے، اور یہ فعل واجب کے لیے دلالت نہیں کرتا، بلکہ سنت کے لیے دلالت کرتا ہے۔

دوسرے قول کے حامی آیت وضو کی تشریح کرتے ہیں، جہاں "إِلَى الْمَرَافِقِ" کے استعمال پر زور دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ "إِلَى" انتہا کو بیان کرتا ہے، اس لیے جو چیز اس کے بعد آئے گی، وہ شامل نہیں ہوگی۔

آخر میں یہ واضح ہوتا ہے کہ کوہنیاں دھونا بھی واجب ہے، کیونکہ یہ ہاتھ کا حصہ ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل اور قرآن کی تشریح سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دونوں کی جنس ایک ہی ہے، اور اسی لیے دونوں کا حکم بھی ایک ہے۔ اللہ تعالی ہمیں اپنی عبادات کو سنت کے مطابق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Wudhu mein Kalli (Madhmadhah) aur Naak mein Pani Dalne (Istinshaq) ka Hukm: Daleel

Pehla Qaul: Wudhu aur Ghusl mein Madhmadhah aur Istinshaq Sunnat hain (Fiqh Malakiyah aur Shafiyah)

Fiqh Malakiyah aur Shafiyah ke nazar madhmadhah aur istinshaq, yani kalli karna aur naak mein pani dalna, Wudhu aur ghusl mein sunnat hain, aur in ka tark Wudhu ya ghusl ki sahihiyat par koi farq nahi dalta. Un ka kehna hai ke agar koi shakhs kalli ya naak mein pani dale baghair Wudhu kar le, to bhi us ka Wudhu durust hai.

Daleel: **Qur'an mein un ka zikar na hona:** In ulama ka istidlal Surah Al-Ma'idah ki aayat se hai jismein Wudhu ke ahkamat bayan kiye gaye hain. Is aayat mein Allah Ta'ala ne Wudhu ke fara'idh ko bayan kiya hai aur in mein chehra, haath, sar ka masah, aur paaon ko dhone ka zikar hai, magar kalli aur naak mein pani dalne ka zikar nahi kiya. (Surah Al-Ma'idah, Aayat 6) Is se sabit hota hai ke yeh Wudhu ke fara'idh mein shaamil nahi balki sunnat hain, kyunki agar yeh wajib hote to in ka zikar bhi laazmi hota.

Daleel: **Hadith Uthman bin Affan r.a.:** Hazrat Uthman r.a. se riwayat hai ke Rasool Allah ﷺ ne فرمایا: "Jis ne Allah ke hukm ke mutabiq Wudhu kiya, to farz namaazain darmiyan ke gunahon ka kafarah ban jayengi" (Sahih Muslim: Hadith No. 231). Is hadith mein Nabi Kareem ﷺ ne Wudhu ko Allah ke hukm ke mutabiq mukammal karne ki baat ki hai, aur Allah ke hukm mein Surah Al-Ma'idah ki aayat Wudhu shaamil hai, jismein kalli aur naak mein pani dalne ka zikar nahi kiya gaya. Is se yeh daleel li jati hai ke kalli aur naak mein pani dalna wajib nahi balki sunnat hai.

Daleel: **Hazrat Umm Salamah r.a. ki riwayat:** Hazrat Umm Salamah r.a. se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne unhein ghusl janabat ka hukm dete hue فرمایا: "Teen chalu pani sar par dal do, aur phir poore jism par pani beha do, is se tum pak ho jaogi" (Sahih Muslim: Hadith No. 330). Is riwayat mein Nabi ﷺ ne kalli ya naak mein pani dalne ka zikar nahi kiya, balki poore jism par pani behane se ghusl ki takmeel ka hukm diya. Is se zahir hota hai ke yeh Wudhu aur ghusl mein zaroori nahi balki sunnat hain.

Dusra Qaul: Wudhu mein Sunnat aur Ghusl mein Wajib (Fiqh Hanafiyah)

Fiqh Hanafiyah ke mutabiq m adhmadhah aur istinshaq Wudhu mein sunnat aur ghusl mein wajib hain. Wudhu mein in ka tark makruh hai magar Wudhu ki sahihiyat par asar daal nahi karta, jabke ghusl mein in ka tark jaiz nahi.

Daleel: **Wudhu mein Sunnat hone ki daleel:** Wudhu mein kalli aur naak mein pani dalne ko sunnat qaraar dene ke liye wahi daleel pesh ki jati hai jo Fiqh Malakiyah aur Shafiyah ke daleel

mein aayi hain. Yani Surah Al-Ma'idah ki aayat aur ahadith mein kahin bhi Wudhu ko farziyat ke tor par bayan nahi kiya gaya. Isliye Wudhu mein in ka darja sunnat ka hai.

Daleel: **Ghusl mein farziyat ki daleel:** Qur'an Majid ki aayat mein Allah Ta'ala farmata hai: "Agar tum halat janabat mein ho to paaki hasil karo." Yahan par "paaki" ka ma'na hai mukammal taharat hasil karna, jiska matlab hai ke jism ke tamam ba'iruni aur andaruni hisson ka tar hona chahiye. Isliye Hanafiyah kehte hain ke ghusl mein naak aur munh ka andaruni hissa bhi tar hona chahiye, kyunki yeh bhi jism ke ba'iruni hisson mein shaamil hain aur in tak pani pohanchana ghusl ke fara'idh mein shaamil hai.

Daleel: **Ahadith se istidlal:** Hazrat Abu Hurairah r.a. se riwayat hai ke Rasool Allah ﷺ ne فرمایا: "Jab tum mein se koi Wudhu kare to apne naak mein pani dalay aur phir use bahar nikalay." Is hadith se maloom hota hai ke Wudhu aur ghusl mein naak ko pani se bharna zaroori hai, aur janabat se taharat ke liye kalli aur istinshaq ko mukammal karna wajib qaraar diya gaya hai.

Teesra Qaul: Wudhu aur Ghusl dono mein Wajib (Fiqh Hanabilah)

Fiqh Hanabilah ke nazar m adhmadhah aur istinshaq Wudhu aur ghusl dono mein wajib hain aur in ka tark karna jaiz nahi. Un ke nazar Wudhu ya ghusl mein in ke baghair taharat mukammal nahi hoti.

Daleel: Hazrat Aisha r.a. se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne فرمایا: "Jab Wudhu karo to kalli karo" (Abu Dawood: Hadith No. 144). Is hadith mein Nabi Kareem ﷺ ne kalli karne ka hukm diya, aur yahan par amar ka sigha istemal hua hai jo ke wajub par dalalat karta hai. Isliye Hanabilah ke nazar Wudhu aur ghusl mein kalli karna wajib hai.

Daleel: Hazrat Abu Hurairah r.a. se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne فرمایا: "Jab tum mein se koi Wudhu kare to use chahiye ke apne naak mein pani dalay aur phir use bahar nikale" (Abu Dawood). Is hadith mein "chahiye" ka lafz hukm par dalalat karta hai, aur is ke mutabiq Hanabilah ne naak mein pani dalne ko Wudhu aur ghusl dono mein wajib qaraar diya hai.

Daleel: Hazrat Luqayt bin Sabirah r.a. se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne فرمایا: "Naak mein pani chadhane mein mubalagah karo, magar jab roze se ho to na karo" (Tirmidhi: Hadith No. 788). Is hadith mein "mubalagah" karne ka hukm diya gaya hai, jo ke wajub par dalalat karta hai. Hanabilah ke nazar kyunki yeh hukm hai, is liye Wudhu aur ghusl dono mein naak mein pani dalna aur use upar ki taraf khinchna wajib hai.

istinsaar ka hukm (Naak ko saaf karna)

istinsaar ka matlab Wudhu ke doran naak mein pani dal kar use bahar nikaal kar saaf karna hai. Is mein naak ko saaf karne ka khaas amal shaamil hota hai jise Wudhu aur taharat mein ek aham qadham samjha gaya hai. istinsaar ke hukm par ulama mein ikhtilaf hai, jismein tafseelat aur daleel zail hain.

istinsaar ke mukhtalif aqwal:

Istinsaar Sunnat hai (Jamhur Ulama ka Qaul): Jamhur ulama aur A'imma Arba'a (Imam Abu Hanifah, Imam Malik, Imam Shafi'i, aur Imam Ahmad) ke peero ka kehna hai ke istinsaar sunnat hai aur Wudhu ke fara'idh ya wajibaat mein shaamil nahi hai.

Daleel: Aayat Wudhu (Surah Al-Ma'idah: Aayat 6)**-** Is aayat mein Allah Ta'ala ne Wudhu ke arkan ka zikar kiya hai, jaise chehra dhona, haathon ko kehniyon tak dhona, sar ka masah karna, aur paaon ko takhiyon tak dhona, magar is mein istinsaar yani naak ko saaf karne ka zikar nahi hai. Jamhur ulama ka kehna hai ke agar yeh Wudhu ka farz ya wajib hota to Qur'an mein is ka wazeh zikar hota, lehaza istinsaar sunnat hai.

Daleel: Hazrat Uthman r.a. se riwayat hai ke Rasool Allah ﷺ ne فرمایا: "Jis ne Allah ke hukm ke mutabiq Wudhu kiya, to farz namaazain darmiyan ke gunahon ka kafarah ban jayengi" (Sahih Muslim: Hadith No. 231). Is hadith mein bhi Wudhu ko mukammal karne ke ahkamat diye gaye hain magar is mein bhi istinsaar ka zikar nahi kiya gaya hai, jisse jamhur ulama ne yeh istidlal kiya ke istinsaar sunnat hai.

Daleel: : Nabi Kareem ﷺ se Wudhu ki jo mukhtalif riwayat mervi hain un mein Wudhu karte waqt aap ﷺ ne kalli, naak mein pani dalna (istinshaq), aur naak saaf karna (istinsaar) ka zikar kiya hai. Magar jamhur ulama ke usool ke mutabiq Nabi ﷺ ka amal (amal) bazat-e-khud wajub (farziyat) ka taqaza nahi karta balki sunnat par dalalat karta hai, lehaza yeh amal sunnat hai.

istinsaar Wajib hai (Imam Ibn Hazm rahimahullah ka Qaul): Imam Ibn Hazm Zahiri rahimahullah ne istinsaar ko wajib qaraar diya hai aur un ka kehna hai ke Wudhu mein naak ko saaf karna zaroori hai, aur yeh Wudhu ke fara'idh mein shaamil hai.

Daleel: Hazrat Abu Hurairah r.a. se marwi hai ke Nabi Kareem ﷺ ne فرمایا: "Jab tum mein se koi Wudhu kare to use chahiye ke naak mein pani dalay aur phir use bahar nikaalay" (Abu Dawood: Hadith No. 140). Is hadith mein "chahiye" ka lafz amar ke tor par aaya hai aur yeh wajub (farziyat) par dalalat karta hai. Imam Ibn Hazm rahimahullah ne is amar ke sigha se istidlal kiya hai ke naak ko saaf karna Wudhu mein wajib hai.

Daleel: Nabi ﷺ ne Hazrat Luqayt bin Sabirah r.a. se فرمایا: "Naak mein pani chadhane mein mubalagah karo, magar jab roze se ho to na karo" (Tirmidhi: Hadith No. 788). Is hadith mein Nabi ﷺ ne roze na hone ki surat mein naak mein pani dal kar use andar tak khinchne ka hukm diya hai. Imam Ibn Hazm rahimahullah is hadith ko bhi wajib ke hukm mein shaamil karte hain, aur un ke nazar yeh Wudhu aur taharat mein ek laazmi amal hai.

Daleel: Imam Ibn Hazm ke nazar Wudhu ka maqsad jism ki zahiri safai hai, aur naak mein pani dalna aur use saaf karna taharat mein shaamil hai, kyunki naak woh jagah hai jahan gard o ghubar jama ho jata hai. Is liye Wudhu ke doran istinsaar ko laazim kiya gaya hai taake naak ki mukammal safai ho sake.

Raajih Qaul: Raajih qaul, jo aksar ulama ke nazar zyada sahi hai, woh jamhur ulama ka qaul hai ke istinsaar sunnat hai, magar taharat ke takmil ke liye is par amal karna mustahabb aur behtar hai. Yeh bhi kaha jata hai ke Nabi ﷺ ne khud bhi hamesha Wudhu ke doran istinsaar kiya aur sahaba ko bhi is ki targhib di.

Ghusl al-Wajh (Chehra Dhona)

Ghusl al-Wajh ke baare mein tamam ulama ka Ittifaq hai ke yeh wajib hai. Qur'an Kareem aur Sunnat-e-Rasool ﷺ se is ki wazeh daleel maujood hai. Allah Ta'ala ne farmaaya: "Fagh silu Wujuhakum" (Al-Ma'idah: 6), yani apne chehron ko dhow. Yeh aayat ghusl al-Wajh ki wajub par dalalat karti hai. Is ke ilawa, Nabi Kareem ﷺ ne apne chehre ko teen martaba dhona sabit kiya hai, jaisa ke Sahih Bukhari mein hai: "Fagh sala Wajhahu Thalathan" (Sahih Bukhari: 164).

Ijma' ummat bhi is baat par dalalat karta hai ke ghusl al-Wajh Wudhu ke fara'idh mein se hai. Mukhtalif imama jaise Imam Ibn al-Mundhir, Imam Nawawi, aur Imam Ibn Qudamah ne is par ijma' naqal kiya hai. Chehre ke dhone ka tareeqa yeh hai ke chehre ki had "Min Manabit Sha'ar Ras" (Sar ke baalon ki jadh) se shuru hote hue thodi tak ho.

Ghusl al-Yadain (Hath Dhona)

Ghusl al-Yadain bhi Wudhu ke fara'idh mein shaamil hai, aur is par bhi ahl-e-ilm ka Ittifaq hai. Qur'an Majid mein Allah Ta'ala farmaata hai: "Wagh silu Aydiyakam ila al-Marafiq" (Al-Ma'idah: 6), yani apne haathon ko kohniyon tak dhow. Nabi Kareem ﷺ ne bhi apne haathon ko teen martaba dhoya, jaisa ke farmaaya: "Fagh sala Yadayh Thalathan" (Sahih Muslim).

Yahan par ikhtilaf hai ke kya kohniyan dhona bhi wajib hai ya nahi? Is hawaale se do aqwal hain:

Pehla Qaul: Kohniyan bhi dhona wajib hai. Yeh qaul a'imma arba'a jaise Imam Abu Hanifah, Imam Malik, Imam Shafi'i, aur Imam Ahmad ka hai. Un ke dalail mein Hazrat Abu Hurairah r.a. ka

Wudhu ka bayan hai, jismein woh kehte hain: "Hatta ashir fi al-'adad" (Sahih Muslim) yani unhone haath dhote hue bazuon tak pohanch gaye.

Dusra Qaul: Kohniyan dhona wajib nahi, balke haath dhona kafi hai. Is qaul ka zikar Imam Malik aur Imam Ahmad ki kuch riwayaton mein milta hai. Ibn Hazm Zahiri bhi isi raye ke haami hain.

Dala'il ka Jaiza

Pehle qaul ke haami kehte hain ke jo riwayat kohniyon ke dhone ke baare mein aayi hain, woh da'eef hain. Halankeh, Sahih Muslim ki riwayat hai jo Nabi ﷺ ke amal ki a'ks karti hai, aur yeh amal wajib ke liye dalalat nahi karta, balke sunnat ke liye dalalat karta hai.

Dusre qaul ke haami aayat Wudhu ki tashreeh karte hain, jahan "ila al-Marafiq" ke istemal par zor dete hain. Woh kehte hain ke "ila" intaha ko bayan karta hai, is liye jo cheez is ke baad aayegi, woh shaamil nahi hogi.

Aakhir mein yeh wazeh hota hai ke kohniyan dhona bhi wajib hai, kyunki yeh haath ka hissa hain. Nabi ﷺ ke amal aur Qur'an ki tashreeh se yeh baat sabit hoti hai ke dono ki jins ek hi hai, aur is liye dono ka hukm bhi ek hai. Allah Ta'ala humein apni ibadat ko sunnat ke mutabiq ada karne ki taufeeq ata farmaaye.